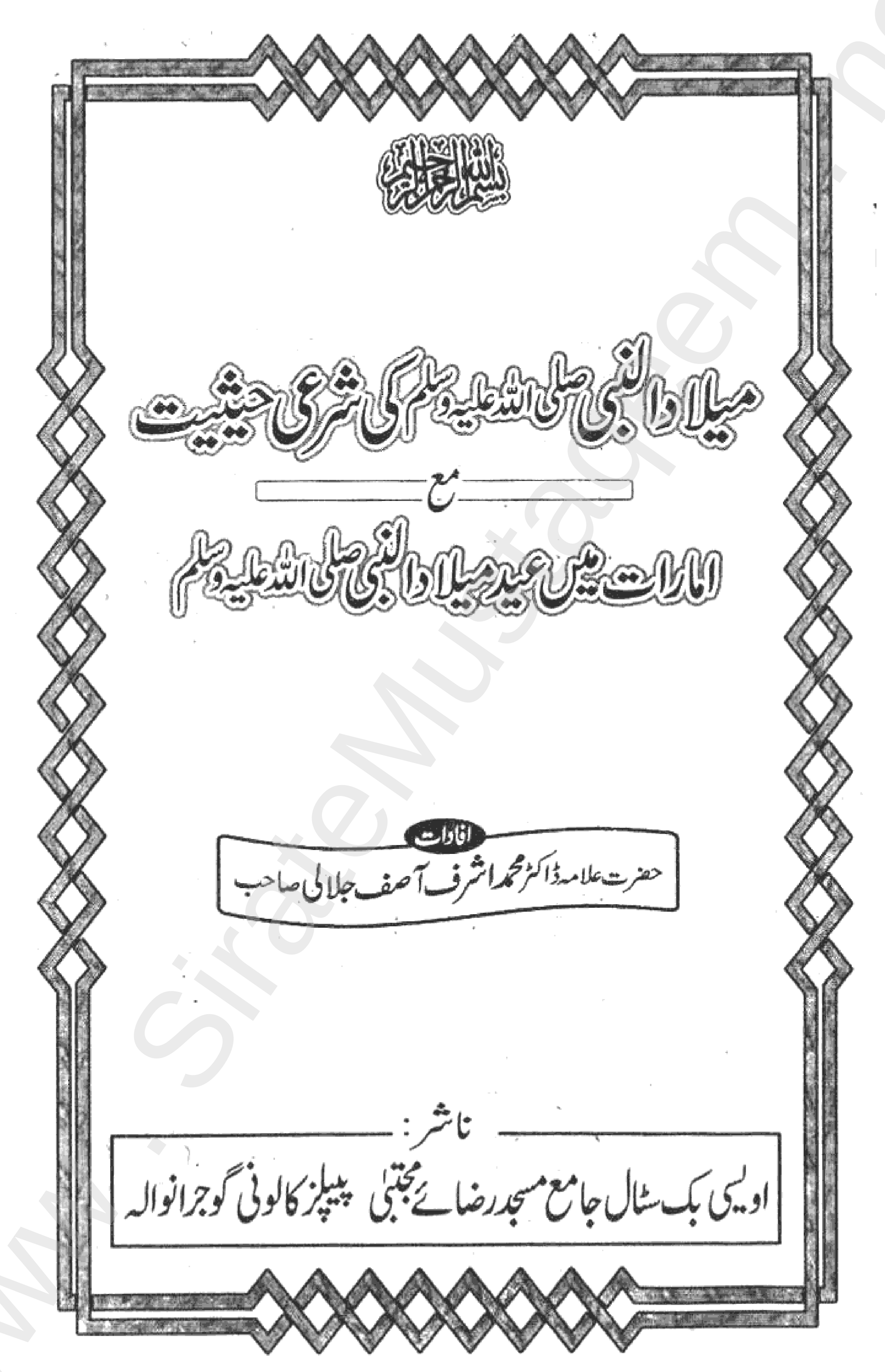

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شرعی حیثیت
مع
امارات میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
افادات
حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب
ناشر:
اویسی بک سٹال جامع مسجد رضائے مجتبیٰ پیپلز کالونی گوجرانوالہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

نام کتاب .... میلادالنبی کی شرعی حیثیت مع امارات میں میلادالنبی ﷺ
افادات .... علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب
مرتب و پروف ریڈنگ .... محمد نعیم اللہ خاں قادری
تاریخ اشاعت اول .... جولائی ۲۰۰۵ء
کمپوزنگ .... رضوی کمپوزنگ سنٹر مکتبہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ
صفحات ۳۲
تعداد .... گیارہ سو
ہدیہ .... ۱۵۔ روپے
ناشر .... اویسی بک سٹال پیپلز کالونی گوجرانوالہ
باہتمام .... شیخ محمد سرور اویسی

ملنے کا پتے :

۞ ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور ۞ شبیر برادرز لاہور ۞ مکتبہ جمال کرم لاہور
رضا بک شاپ۔ شاہ حسین روڈ گجرات ۞ فرید بک سٹال لاہور ۞ مسلم کتابوی لاہور
مکتبہ فیضانِ مدینہ میلاد چوک ڈنگہ ۞ مکتبہ فیضانِ اولیاء۔ کاموں کے ۞ مکتبہ فیضان مدینہ۔ لالہ موسیٰ
۞ مکتبہ قادریہ گوجرانوالہ ۞ مکتبہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ ۞ مکتبہ مہریہ رضویہ ڈسکہ

جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر اسلام

مومن پورہ داروغہ والا لاہور

انتساب

بندہ اس تحریر کا انتساب

سلطان العلماء حضرت سلطان احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حاصلانوالہ شریف کے نام سے کرتا ہے جنہوں نے زندگی بھر درس نظامی کی تدریس کی اور گوہرھائے آبدار پیدا کیئے۔

محمد اشرف آصف جلالی

نوٹ! حضرت سلطان احمد رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تذکرہ رسالہ کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

عید میلاد النبی ﷺ قرآن وحدیث کی روشنی میں

عید میلاد النبی ﷺ کا شرعی ثبوت:۔

مسلمانان عالم نبی معظم ہادی عالم احمد مجتبیٰ جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت کی خوشی میں ہر سال ۱۲ ربیع الاول شریف کو عید میلاد النبی ﷺ مناتے ہیں محافل میلاد کا انعقاد کرتے ہیں اور خوشی وسرور کا اظہار کرتے ہیں آیئے اس مستحسن امر کی شرعی حیثیت کا مطالعہ کریں۔

ارشاد باری تعالیٰ : قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا (آیت ۵۸ سورۃ یونس/پ ۱۱)

''تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں۔''

(کنزالایمان)

آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل ورحمت کے حاصل ہونے پر خوشی منانے کا حکم دیا گیا ہے۔ ہمارے آقا ومولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کائنات پر اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا فضل عظیم اور ایسی رحمت ہیں کہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں رحمۃ اللعالمین کہہ کر پکارا ہے۔ لہٰذا آپ کی ولادت کے موقع پر خوشی کا اظہار کرنا' اس موقع پر صدقہ وخیرات کرنا' آپ کی ولادت کے واقعات اور معجزات اور آپ کی سیرت وکردار کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرنا، خالق کائنات جل جلالہ کی رضا کے عین مطابق ہے چونکہ آپ ﷺ کی آمد ہی تمام دینی اور دنیوی خوشیوں کی جان ٹھہری اس لیے اس دن کو عید میلاد النبی ﷺ سے تعبیر کیا جاتا ہے ملاحظہ ہو فرمان باری تعالیٰ۔

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۔(سورۃ مائدہ پ ۸ آیت ۱۴۱)

''عیسیٰ بن مریم نے عرض کی اے اللہ اے رب ہمارے ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ ہمارے لیے عید ہو ہمارے اگلوں پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی اور ہمیں رزق دے اور تو

سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔''

(کنزالایمان)

دیکھئے آسمان سے اترا ہوا خوان جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کی قوم کے لیے خوشی کا باعث بن کر عید بن سکتا ہے تو سید عالم ﷺ کی تشریف آوری کی وجہ سے ۱۲ ربیع الاول شریف عید کیسے نہیں ہوسکتا فرمان رسول ﷺ:

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَیْنِ فَقَالَ فِیْهِ وُلِدْتُّ وَفِیْهِ اُنْزِلَ عَلَیَّ (مسلم شریف ص ۳۶۸)

''حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پیر کے دن کا روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا گیا (کہ آپ اس دن کا روزہ کس لیے رکھتے ہیں) آپ نے فرمایا (میں اس دن کا روزہ اس لیے رکھتا ہوں) کہ یہ میرا یوم میلاد ہے اور اسی دن مجھ پر نزول وحی کا آغاز ہوا''۔ حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ ہمارے آقا ﷺ خود بھی اپنے یوم میلاد کا دوسرے دنوں کی بنسبت زیادہ اہتمام فرماتے تھے اور اظہار تشکر وسرور کے لیے روزہ رکھتے تھے لہٰذا یہ دن دوسرے دنوں کی نسبت زیادہ عبادت کا مستحق ہے چونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک بھی ایک عبادت ہے اس لئے دوسری عبادت کے ساتھ ساتھ آپ کے ذکر کی محافل کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ اور اس نعمت عظمیٰ کے حصول پر اظہار تشکر کیا جاتا ہے اور خوشی منائی جاتی ہے۔ لہٰذا اس دن کو بطور عید منانا' اس کا زیادہ اہتمام اور اظہار تشکر وسرور قرآن وحدیث سے ثابت ہوا۔ انفرادی طور پر میلاد شریف منانا تو عہد رسول کریم ﷺ اور عہد صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں ثابت ہے جس پر مذکورہ حدیث کے علاوہ اور بھی دلائل ہیں۔ میلاد شریف کی تقریبات کو ہیئت اجتماعی میں منانا یہ اگرچہ عہد صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بعد میں شروع ہوا لیکن پھر بھی حضور سرور کائنات ﷺ کے فرمان کے مطابق ایک اچھی سنت اور کار ثواب ہے۔ چنانچہ حدیث شریف ملاخطہ ہو۔ حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

'' مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ''

(مسلم شریف بحوالہ مشکوٰۃ ص ۳۳)

''کہ جس شخص نے اسلام میں کوئی نیا اچھا طریقہ شروع کیا اس کے لیے اس اچھائی کا ثواب ہے

اور جو اس اچھے طریقے پر اس کے بعد چلیں گے ان کا ثواب بھی۔''

حدیث شریف سے پتہ چلتا ہے کہ دین میں کوئی ایسا نیا طریقہ اپنانا جو اسلامی اصولوں کے خلاف نہ ہو اگرچہ وہ نیا تو ہے ہی' وہ نیا کام صرف جائز ہی نہیں ہوگا بلکہ سرور کائنات ﷺ کے فرمان گرامی کے مطابق اس پر ثواب بھی ہوگا۔لہٰذا محافل میلاد شریف کا انعقاد کر کے تمام مسلمانوں کو اجتماعی طور پر اس کار خیر میں جمع کیا جاتا ہے اور سید عالم ﷺ کے میلاد اور آپ کے فضائل کا ذکر کر کے ان مسلمانوں کے دلوں کو جان بخشی جاتی ہے جو سید عالم ﷺ کے میلاد اور آپ کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا زمانہ نہ پا سکے لہٰذا میلاد النبی ﷺ کی خوشیاں ہمیں اس مقدس عہد کے قریب کرنے کا ایک وسیلہ ہیں جسے ہم اپنے زمانہ کے لحاظ سے پا نہ سکے۔ بخاری شریف 764/2 میں ہے کہ ثویبہ نے جب ابولہب کو نبی اکرم ﷺ کی ولادت کی خبر دی تو ابو لہب نے نبی اکرم ﷺ کے میلاد کی خوشی میں ثویبہ کو آزاد کر دیا جس کی وجہ سے ابولہب کے عذاب میں تخفیف ہوگئی۔

غور کیجئے مذکورہ حدیث شریف (حضرت جریر والی) کی روشنی میں یہ ثابت ہوا کہ ایسے بھی کارہائے ثواب ہوسکتے ہیں۔ جو آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانہ میں نہ تھے اور یہ نکتہ نظر سراسر غلط ہے کہ جو کام بھی آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور میں نہ تھے وہ بری بدعت ہیں۔

دیوبندی اور غیر مقلد وہابی جو میلاد شریف کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ کیا یہ آنحضرت ﷺ اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے منایا تھا؟ کیا اس بات کا جواب دینے کی طاقت رکھتے ہیں کہ ان کے بعض مدارس میں جو سالانہ ختم بخاری دن معین کر کے بڑے تزک واحتشام سے کیا جاتا ہے کیا سید عالم ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی ختم بخاری کی تقریبات منعقد کی تھیں جب سید عالم ﷺ اور آپ کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور میں صحیح بخاری نام کی کوئی چیز ہی نہیں تھی تو اس کے ختم کا تصور کیسے کیا جا سکتا ہے۔اب بتاؤ یہ ختم بخاری جس کا تم بڑا اہتمام کرتے ہو اس میں شرکت کی لوگوں کو دعوت دیتے ہو۔ دور دراز سے جا کر اس میں شریک ہوتے ہو کیا تم یہ اسے باعث عذاب سمجھ کے کرتے ہو؟ ہرگز نہیں تم اسے باعث ثواب سمجھ کر کرتے ہو (نہ جانے تمہاری قسمت میں کیا ہے)

تو ثابت ہوا کہ تم نے دین اسلام میں ایک ایسی زیادتی کی ہے جو آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عہد میں نہیں تھی اور پھر تم اسے دین کا حصہ اور کار ثواب سمجھ کر کرتے ہو۔ اس بدعت کا تمہارے پاس کیا ثبوت ہے اے منکرین میلاد قرآن مجید کی کونسی آیت یا کونسی حدیث میں ختم بخاری کی تقریبات منانے کا حکم دیا گیا ہے۔ پھر آیئے ذرا آگے بڑھیے۔ خود صحیح بخاری پر بات کرتے ہیں۔ بتایئے آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی جمع کردہ صحیح بخاری کہاں ہے؟ کیا امام بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب اس کتاب کو ترتیب دیا تو انہوں نے وہ کام نہیں کیا تھا جو سید عالم ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس انداز میں نہیں کیا تھا؟ تم میلاد شریف کی محافل سے یہ کہہ کر دور بھاگتے ہو کہ یہ بقول تمہارے وہ کام ہیں جو آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نہیں کیا تھا تو پھر صحیح بخاری کے بارے میں یہ فتویٰ کیوں نہیں دیتے کہ یہ کتاب پڑھنے والا، سننے والا، اس محفل میں شریک ہونے والا، اس سے استدلال کرنے والا، بدعتی ہے۔

نیز امام بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر بھی تمہیں وہی فتوی لگانا پڑے گا۔ جو تم ایک عید میلاد منانے والے مسلمان پر لگاتے ہو کیونکہ امام بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی تمہارے عقیدے کے مطابق اس جرم کا ارتکاب کیا۔ کہ ایک ایسا کام کر ڈالا جو صدر اول میں اس نوعیت سے نہیں تھا اور یہ نیا کام دین کا کام اور ثواب سمجھ کر کیا۔ ثابت ہوا کہ بہت سے ایسے اچھے اعمال ہیں جو آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور میں نہیں تھے لیکن انہیں کرنے میں اجر و ثواب ملتا ہے اور وہ قرآن و سنت کی روشنی جائز میں کہلاتے ہیں چنانچہ عظیم محدث ملا علی قاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے المورد الروی فی المولد النبوی ص ۶۲ پر یہ بات واضح لکھی ہے کہ تمام اہل اسلام ہمیشہ تمام ممالک میں محافل میلاد مناتے آرہے ہیں۔

منکرین میلاد کے اکابر:۔ اس ضمن میں چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں

۱۔ دیوبندیوں وہابیوں کی محترم شخصیت حضرت امداد اللہ مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں۔

''میلاد شریف تمام اہل حرمین کرتے ہیں اسی قدر ہمارے لیے حجت کافی ہے''۔

(شمائم امدادیہ ص ۴۷ امداد المشتاق، ص ۵۰ مصنف اشرف علی تھانوی)

۲۔ یہی حاجی امداد اللہ فیصلہ ہفت مسئلہ میں لکھتے ہیں۔

''مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل میلاد میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں (فیصلہ ہفت مسئلہ ص ٦)

(۳) غیر مقلد وہابیوں کے امام نواب صدیق حسن بھوپالی کا کہنا ہے۔'' جس کو حضرت کے میلاد کا حال سن کر خوشی نہ ہو اور شکر خدا کا حصول پر اس نعمت کے نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔ (الشمامۃ العنبریہ صفحہ۱۲)

اگر منکرین میلاد قرآن وحدیث کے دلائل نہیں مانتے تو کم از کم اپنے ان اکابر کی بات ہی مان لیں اور رسول اللہ ﷺ جو ہماری لیے سراپا احسان ہیں ان سے عداوت کی بجائے کسی اور سے عداوت کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ